السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے پاس ایک بہت کشادہ مسجد ہے جو جامع مسجدوں کے بعد شہر کی سب سے بڑی مسجد ہے لیکن اس مسجد میں نمازیوں کی تعداد کم ہے۔ اس مسجد کے جنوبی طرف ایک گھر بھی بنا ہوا ہے جو امام مسجد کے لیے وقف ہے لیکن یہ گھر بہت چھوٹا ہے، اپنی موجودہ حالت میں اس قابل نہیں کہ اس میں رہائش اختیار کی جائے یا اسے کرایہ پر دیا جاسکے۔ کرایہ داروں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے گھر اکثر بند ہی رہتا ہے ہاں البتہ یہ ممکن ہے کہ مسجد کے جنوبی حصہ کی طرف سے کچھ حصہ اس گھر میں شامل کرکے اسے توسیع دے دی جائے تاکہ کرایہ داروں کے لیے اس میں دلچسپی پیدا ہوسکے اور اس سے مسجد کو بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا بلکہ مسجد کی موجودہ وسعت کی وجہ سے اس کی صفائی کا بھی صحیح انتظام نہیں ہوسکتا۔ یاد رہے کہ اس مسجد اور گھر کو ایک ہی شخص نے وقف کیا ہے اور بلاشک وشبہ وقف کرنے سے مقصد امام کی ضرورت کو پورا کرنا اور اسے پریشانی سے بچانا تھا۔ تو اندریں صورت حال فتویٰ دیجئے کیا مسجد کے کچھ حصہ کو اس گھر کی توسیع کے لیے شامل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جائز نہیں کہ مسجد کے صحن کا کچھ حصہ لے کر مذکورہ بالا گھر میں شامل کردیا جائے کیونکہ اوقاف کے سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ انہیں اسی طرح برقرار رکھا جائے جس طرح وہ اپنی اصلی حالت میں ہوں اور وقف کے رقبہ میں کوئی ایسا تصرف نہ کیا جائے جس سے وہ فاضل کے بجائے مفضول میں بدل جائیں۔ اگر مذکورہ گھر رہائش کے قابل نہیں ہے تو اس سلسلہ میں محکمہ اوقاف کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے تاکہ اس کا جائزہ لے کر اس کے لیے کوئی شرعی حل تجویز کیا جاسکے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

مساجد کے احکام: ج2 صفحہ40

محدث فتویٰ